REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ⁂ ۷ تبوک ۱۳۴۱ھش ⁂ ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء ⁂ نمبر ۲۰۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

نخلہ ۵ ستمبر ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے ۞

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت حضرت میاں صاحب مدظلہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۞

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس کا افتتاح

کلاس میں ۶۶ خدام کی شرکت

ربوہ ۶ ستمبر۔ کل یہاں ساڑھے پانچ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام مجلس کی سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختصر تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد کلاس کے افتتاح کا اعلان کیا۔ کلاس میں ربوہ کی مختلف جماعتوں کے ۶۶ خدام شرکت کر رہے ہیں اور یہ کلاس ۱۱ ستمبر تک جاری رہے گی۔ اس میں خدام کو قرآن مجید حدیث شریف اور کلام کے مضامین پڑھائے جائیں گے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالسلام صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازاں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبتِ الٰہی کے حصول اور اس میں ترقی کے یقینی ذرائع

عقیدہ کی تصحیح - نیک صحبت - معرفت - صبر و حُسنِ ظن - دُعا

"سب سے پہلے پھر یہ ضروری ہے کہ اوّل تصحیح عقیدہ کرے۔ ہندو کچھ اور پیش کرتے ہیں عیسائی کچھ اور ہی دکھاتے ہیں چینی کسی اور خدا کو پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا وہی خدا ہے جس کو انہوں نے قرآن کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جب تک اس کو شناخت نہ کیا جاوے خدا کے ساتھ کوئی تعلق اور محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ نرے دعوے سے کچھ نہیں بنتا۔ پس جب عقیدہ کی تصحیح ہو جاوے تو دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ نیک صحبت میں رہ کر اس معرفت کو ترقی دی جاوے اور دعا کے ذریعہ بصیرت مانگی جاوے جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھتی جاوے گی اسی قدر محبت بڑھتی جائیگی۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ محبت بدوں معرفت کے ترقی پذیر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو انسان ٹین یا لوہے کے ساتھ اس قدر محبت نہیں کرتا جس قدر تانبے کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر تانبے کو اس قدر عزیز نہیں رکھتا جتنا چاندی کو رکھتا ہے اور سونے کو اس سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہے اور ہیرے اور دیگر جواہرات کو اور بھی عزیز رکھتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اس کو ایک معرفت ان دھاتوں کی بابت ملتی ہے۔ جو اس کی محبت کو بڑھاتی ہے پس اصل بات یہی ہے کہ محبت میں ترقی اور قدر و قیمت میں زیادتی کی وجہ معرفت ہی ہے۔ اس سے پیشتر کہ انسان سرور اور لذت کا خواہشمند ہو اس کو ضروری ہے کہ وہ معرفت حاصل کرے۔ لیکن سب سے ضروری امر جس پر ان سب باتوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے وہ صبر اور حسن ظن ہے۔ جب تک ایک حیران کر دینے والا صبر نہ ہو کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب انسان محض حق جوئی کے لئے تھکا نہ دینے والے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی اور مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق اس پر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر سعی اور مجاہدہ کرتے ہیں۔ آخر ہم ان کو اپنی راہوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ ان پر دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتے ہیں وہ پاتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا۔

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ستمبر ۶۲ء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

ذیل میں ہم ماہنامہ "طلوع اسلام" سے "روایات کی پوزیشن" کے متعلق ایک ٹکڑا اس مضمون سے نقل کرتے ہیں جو اس نے "وصیت" کے زیر عنوان تحریر فرمایا ہے لکھتا ہے:-

"کہا یہ جاتا ہے کہ شریعت کا یہ قانون ایک روایت پر مبنی ہے جسے رسول اللہؐ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس میں لکھا ہے کہ وصیت صرف ⅓ مال میں کی جا سکتی ہے اور وہ بھی وارثوں کے لئے نہیں کی جا سکتی اس سے ایک اہم سوال سامنے آتا ہے۔

روایات کی پوزیشن:- اگر رسول اللہؐ خود تشریف فرما ہوں اور کسی بات کا حکم دیں تو اس حکم کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہو گی اور (اسکی عدم اطاعت تو ایک طرف) اگر اسکے خلاف کسی کے دل میں گرانی تک محسوس ہو تو اسکے ایمان میں فرق سمجھا جائے گا لیکن سوال یہ ہے کہ اب جبکہ حضورؐ ہم میں موجود نہیں ان روایات کی جنکے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضورؐ نے ایسا فرمایا تھا کیا پوزیشن ہے؟ انہیں اسی طرح ارشاداتِ رسول اللہؐ سمجھا جائے گا جس طرح اس حکم کو سمجھا جاتا تھا جسے حضورؐ نے بالمشافہ ارشاد فرمایا تھا؟

ان روایات کی پوزیشن یہ ہے کہ انہیں نہ نبی اکرمؐ نے خود مرتب فرمایا نہ صحابہؓ کو لکھوا کر دیا۔ نہ ہی خلفائے راشدینؓ یا دیگر صحابہؓ نے انہیں مرتب، مدون اور جمع کیا۔ رسول اللہؐ کی وفات کے سینکڑوں سال بعد انہیں زبانی روایات کے طور پر مرتب کیا گیا۔ یہی وہ بنیادی چیز ہے جس سے رسول اللہؐ کے حکم اور ان روایات میں فرق پیدا ہوتا ہے۔"

(طلوع اسلام لاہور ستمبر ۶۲ء ص۲۳)

اسی جگہ آگے "طلوع اسلام" نے مودودی صاحب کے بھی چند اقوال حدیث کی پوزیشن کے متعلق نقل کئے ہیں۔ یہاں ان کا نقل کر دینا بھی مفید ہے اس لئے ذیل میں ملاحظہ ہوں:-

"سید ابو الاعلیٰ مودودی کے الفاظ ہیں۔

نبی صلعم کے قول و فعل کو میں بھی قرآن کی طرح حجت مانتا ہوں اور میرے نزدیک جو عقیدہ حضورؐ نے بیان کیا ہو یا جو حکم حضورؐ نے ارشاد فرمایا وہ اسی طرح ایمان و اطاعت کا مستحق ہے جس طرح کوئی ایسا عقیدہ یا حکم جو قرآن میں آیا ہو۔ لیکن قول رسول اور وہ روایات جو حدیث کی کتابوں میں ملتی ہیں لازماً ایک ہی چیز نہیں ہیں اور نہ ان روایات کو اسناد کے لحاظ سے آیاتِ قرآن کا ہم پلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ آیاتِ قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں تو کسی شک کی گنجائش ہی نہیں بخلاف اس کے روایات میں اس شک کی گنجائش موجود ہے کہ جس قول کو نبی صلعم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ واقعی حضورؐ کا ہے یا نہیں۔

(رسائل و مسائل ص۲۷)

احادیث کے مجموعہ، بخاری کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس میں سب احادیث صحیح ہیں لیکن مودودی صاحب اس کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ

یہ دعویٰ کرنا صحیح نہیں کہ بخاری میں جتنی احادیث درج ہیں ان کے مضامین کو جوں کا توں بلا تنقید قبول کر لینا چاہیئے۔

(ترجمان القرآن اکتوبر۔ نومبر ۱۹۵۲ء)

اس لئے کہ

احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی ہوئی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ کہ علم الیقین اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس خطرے میں ڈالنا ہرگز پسند نہیں کر سکتا کہ جو امور اس کے دین میں اس قدر اہم ہوں کہ ان سے کفر و ایمان کا فرق واقع ہوتا ہو انہیں صرف چند آدمیوں کی روایت پر منحصر کر دیا جائے۔ ایسے امور کی تو نوعیت ہی اس امر کی متقاضی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صاف صاف اپنی کتاب میں بیان فرمائے۔ اللہ کا رسول انہیں اپنے پیغمبرانہ مشن کا اصل کام سمجھتے ہوئے ان کی تبلیغ عام کرے اور وہ بالکل غیر مشتبہ طریقے سے ہر مسلمان تک پہنچا دئے گئے ہوں۔" (رسائل و مسائل ص۶۰)

(طلوع اسلام لاہور ستمبر ۶۲ء ص۲۲-۲۳)

قطع نظر اس کے کہ مودودی صاحب نے اپنے ناپختہ دینی ذہنیت اور پختہ انشا پردازی کے زیر اثر اس معاملہ میں کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے "قتل مرتد" کے مسئلہ میں قرآن کریم کے مقابلہ میں چند غیر ملکی احادیث پیش کر کے اپنے رسالہ "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" یوں فرمایا ہے:-

"بعض لوگ حدیث اور فقہ کی باتیں سن کر یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ قرآن میں یہ سزا کہاں لکھی ہے؟ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اگرچہ ہم نے اس بحث کی ابتداء میں قرآن کا حکم بھی بیان کر دیا ہے لیکن اگر بالفرض یہ حکم قرآن میں نہ بھی ہوتا تو حدیث کی کثیر التعداد روایات، خلفائے راشدین کے فیصلوں کی نظیریں، اور فقہا کی متفقہ رائیں اس حکم کو ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی تھیں۔ ثبوتِ حکم کے لئے ان چیزوں کو ناکافی سمجھ کر جو لوگ اس کا حوالہ قرآن سے مانگتے ہیں ان سے ہمارا سوال یہ ہے کہ تمہاری رائے میں کیا اسلام کا پورا قانونِ تعزیرات وہی ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو گویا تم کہتے ہو کہ قرآن میں جن افعال کو جرم قرار دے کر سزا تجویز کر دی گئی ہے ان کے ماسوا کوئی فعل اسلامی حکومت میں جرم مستلزم سزا نہ ہو گا"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص۴۹-۵۰)

اس عبارت کو ہم نے یہاں اس لئے نقل کیا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس خود ساختہ مصلح اسلام کی ذہنی کیفیت کیا ہے اور اس میں کیا کیا الجھاؤ ہیں۔

خیر یہ باتیں تو محض تمہیدی حیثیت رکھتی ہیں اس مقالہ میں ہم جو بات پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ "طلوع اسلام" اور "مودودی صاحب" کو جو الجھن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک نہایت اہم عقدہ کی گرہ کشائی محض اپنی محدود عقل سے کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ لوگ بقول مودودی صاحب یہ کہتے ہیں کہ

"نبی صلعم کے قول و فعل کو میں بھی قرآن کی طرح حجت مانتا ہوں اور میرے نزدیک جو عقیدہ حضورؐ نے بیان کیا ہو یا جو حکم حضورؐ نے ارشاد فرمایا وہ اسی طرح ایمان و اطاعت کا مستحق ہے جس طرح کوئی ایسا عقیدہ یا حکم جو قرآن میں آیا ہو۔" (طلوع اسلام لاہور ستمبر ۶۲ء ص۲۲)

دوسری طرف لیکن کی آڑ میں بقول مودودی صاحب یہ لوگ فرماتے ہیں:-

"لیکن قول رسول اور وہ روایات جو حدیث کی کتابوں میں ملتی ہیں لازماً ایک ہی چیز نہیں ہیں اور نہ ان روایات کو اسناد کے لحاظ سے آیاتِ قرآن کا ہم پلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ آیاتِ قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں تو کسی شک کی گنجائش ہی نہیں بخلاف اس کے روایات میں اس شک کی گنجائش موجود ہے کہ جس قول کو نبی صلعم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ واقعی حضورؐ کا ہے یا نہیں۔

(رسائل و مسائل ص۲۷)"

(طلوع اسلام لاہور ستمبر ۶۲ء ص۲۲-۲۳)

سوال یہ ہے کہ اس عقدہ کو کس طرح حل کیا جائے ایک طرف تو لازماً رسول اللہ کا فیصلہ ماننا ہے اور دوسری طرف ان دوستوں کے نزدیک فیصلہ کی صحت معلوم کرنے کے ذرائع "علم الیقین" کے حدود سے باہر ہیں۔

ذرا اور وسیع تر واضح تر اور یقینی تر الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ امت محمدیہ کے لئے بفرمان حق "اسوہ حسنہ" ہیں اور اسکی پیروی ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ مگر بقول ان دوستوں کے اس اسوۂ حسنہ کا ذریعہ علم شکوک سے بالا نہیں بلکہ محض ظنی ہے اس لئے سوال دراصل یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایسے ضروری اور اہم معاملہ کے لئے کوئی ایسا ذریعہ بھی بتایا ہے جس سے "اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح نمونہ ہر زمانے کے لوگوں کے سامنے آتا رہے۔

"طلوع اسلام" اور "مودودی صاحب" نے اگر اپنی محدود اور خطا کار عقل سے علیحدہ ہو کر کبھی اس سوال پر غور کیا ہوتا تو انہیں قرآن کریم سے اسکے متعلق صاف صاف لفظوں میں رہنمائی مل سکتی تھی۔ "طلوع اسلام" کے پاس تو ایک ادھورا جواب موجود ہے مگر مودودی صاحب کے پاس وہ بھی نہیں۔ طلوع اسلام تو کہہ سکتا ہے کہ بقول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا "خلقہ القرآن" یعنی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ قرآن کریم سے معلوم ہو سکتا ہے جو ایک یقینی ذریعہ ہے۔ بے شک قرآن کریم یقینی ذریعہ ہے اس سے مودودی صاحب کو بھی انکار نہیں ہو سکتا مگر اس جواب میں نقص یہ ہے کہ اگر قرآن کریم ایک زندہ انسانی عمل کے لئے نمونہ بن سکتا۔ تو

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر

(۱۵)

اسی طرح جناب مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند تحریک تنظیم اہل سنت کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:-

"اس صورت میں ہماری مثال بجلی کے روشن تار جیسی ہو جائے گی کہ روشنی اور تار میں کوئی دوری نہیں ہوتی۔ ...... اس مثال سے یہ دقیقہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ بجلی کا روشن تار جس کے جگر میں نور سرایت کر چکا ہو نہ صرف خود ہی روشن ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی طاقت کے قدر اپنے سارے ماحول کو بھی جگمگاتا ہے (اسی طرح) بہر حال اسلام سے متاثر مسلمان یا مسلم مسلمان کا قلبی داعیہ ایمانی جذبہ اسلامی عمل نورانی اخلاق دینی محبت بلکہ اس کی ہر حرکت مبلغ اسلام ہوگی گویا تبلیغ دین اس طرح اس کا طبعی خاصہ ہوگی۔ جیسے ضیا پاشی شمع اور برقی تار کا خاصہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تبلیغ ایسے وراثت میں اپنے روحانی مورث اعلیٰ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے رسول پر تو یہ ذمہ خدا نے عائد کیا۔ اور ہر مسلم پر یہ ذمہ رسول نے عائد فرمایا ...... اس جماعتی ذہنیت کے ماتحت میں جسے میں اسلامی تعلیمات کے آثار میں سے سمجھتا ہوں شخصی تبلیغ کی نسبت جماعتی تبلیغ ہی جذبات کو اپیل کر سکتی ہے۔ بہر حال تبلیغ اور جماعتی تبلیغ جو کسی جماعتی مرکز سے پھیل رہی ہو۔ اسلامی فرائض میں سے ایک اساسی فریضہ ہے اور اگر ہم اس وراثت سے کٹ جاتے تو ہم محروم الارث قرار پاتے ...... اور محروم الارث وہی ہو سکتا ہے۔ جو مورث کی اولاد نہ ہو"

(بحوالہ تنظیم و تعمیر مصنفہ سید نور الحسن صفحہ ۴ و ۱۵)

پس مندرجہ بالا اقتباس سے یہ صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح اب مسلمان بجائے جہاد بالسیف کے تنظیم و تبلیغ اور صحیح اسلامی نمونہ کو ہی اشاعت اسلام اور اس کی ترقی کا ذریعہ بتا رہے ہیں۔

اشاعت اسلام کا صحیح طریقہ

مولانا حسین احمد صاحب مدنی تحریر فرماتے ہیں:-

"بہر حال تبلیغ دین ہم سب کا فرض ہے اسلام دنیا بھر کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسے ہر جگہ پھیلائے حضور کا ارشاد ہے بلّغوا عنی ولو آیۃ تو ہمیں ہر حیثیت سے ہندوستان میں اسلام کا کام کرنا چاہیئے۔ مگر صلح سے محبت سے پریم سے کام نہ کرو گے تو کامیابی مشکل ہے۔ آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اس سب کا جواب دو۔ مگر میٹھے طریقہ سے مخالف اعتراضات کا جواب دینا چاہیئے منظم طریقہ سے جواب دو مناظرہ کا جواب مناظرہ ہے۔ اخباروں کا جواب اخباروں سے پمفلٹوں کا جواب پمفلٹوں سے تحریر کا جواب تحریر سے تقریر کا جواب تقریر سے دو مگر جواب میٹھا اور شیریں ہونا چاہیئے"

(بحوالہ شہباز لاہور ۲۵/۴ ۲۹۳)

رسالہ پیشوا دہلی اہمیت تبلیغ کو بیان کرتے ہوئے دعوت و تبلیغ کے عنوان سے ایک طویل مقالہ سپرد قلم کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"مقام حیرت و استعجاب اور مقام عبرت و افسوس ہے کہ دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اعدائے دین کی موثر مدافعت کا کوئی منظم ادارہ نہیں جہاں عیسائی صرف ہندوستان میں ۴۰ کروڑ روپیہ تبلیغ عیسائیت پر صرف کرتا ہے۔ تقریباً ۴۰۰ مراکز تبلیغ ہیں ۲۰ ہزار پادری مصروف عمل ہیں آج آریہ سماج لاکھوں روپیہ سالانہ ویدک دھرم پرچار پر خرچ کرتا ہے۔ مضبوط مرکز کے ماتحت سینکڑوں پرچارک قریہ بہ قریہ دورہ کر رہے ہیں .... ہندوستان کے طول و عرض میں نہیں بلکہ روئے زمین پر مسلمانوں کا کوئی مرکز نہیں" (رسالہ پیشوا دہلی اکتوبر ۱۹۳۶ء)

غرض جب بھی سنجیدگی سے غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے تو تقاضائے وقت مسلمانوں کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ موجودہ دور میں جہاد اسلامی کی صحیح صورت وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی۔ سید نور الحسن صاحب (ایڈیٹر تنظیم اہل سنت والجماعت) مسلمانوں سے ان الفاظ میں اپیل کرتے ہیں:-

"اگر ہمارے تمام دلائل بے کار جائیں اور ہماری یہ ساری منطق آپ کو متاثر نہ کر سکے۔ تو پھر ہم آپ سے صرف یہ بات عرض کریں گے۔ کہ آپ سنجیدگی سے اغیار کی مذہبی جدوجہد اور تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھ لیں۔ تو آپ یقیناً پکار اٹھیں گے کہ جب فرقوں کے تبلیغی مراکز ہیں تو ہمارا تبلیغی پلیٹ فارم کیوں نہ ہو اور ضرور ہو"

(تحریک تنظیم اہل سنت ص۲۱۴)

اسلام کی ترقی اور اس کے اسباب

مولوی محمد اشرف صاحب تھانوی فرماتے ہیں:-

(۱) "اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو دیکھو کہ پہلے مسلمانوں کو ترقی کیونکر ہوئی تھی۔ جن لوگوں نے حضرات صحابہ کی ترقی کا حال دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات کو صرف اتباع دین کی وجہ سے ترقی ہوئی۔ وہ دین میں پختہ تھے۔ ان کے معاملات و معاشرات اور اخلاق اسلامی تھے اس لئے دوسری قوموں کو خود بخود اسلام کی طرف کشش ہوتی تھی اور صحابہ کی حالت کو دیکھ کر جوق جوق اسلام میں داخل ہوتی تھیں"

(وعظ کی حدود و قیود ص۲۷)

(ب) مسلمانوں کے لئے شریعت کی منصوص راہ؟

"مسلمانوں کے لئے شریعت کی منصوص جو تدبیر یا قتال و جہاد ہے اور جب تک اس کے اسباب و شرائط منصوصہ فراہم نہ ہوں۔ اس وقت تک صبر و سکون کے ساتھ ایمان و عمل صالحہ ہیں .... باقی

کسی جابر حکومت اور سلطنت کا آئین شکنی (سول نافرمانی) یا اقدام عمل ڈائریکٹ ایکشن وغیرہ کے ذریعہ مقابلہ کر کے ہمسایہ قوم کے ساتھ خانہ جنگی میں مبتلا کر کے مسلمانوں کی جان و مال کو گنوانا جس کا ابھی ابھی کلکتہ میں غمناک و عبرتناک تجربہ ہوا ہے۔ یہ نہ اسلامی جہاد و قتال ہے یہ رائج الوقت تدبیر مجدد وقت کے نزدیک جائز بلکہ سرے سے حرام اور خودکشی کی صورتیں ہیں"

(بحوالہ معارف جنوری ۱۹۴۷ء ص۲۵)

آگے چل کر آپ موجودہ مسلمانوں کے غلط طریق کار کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ بھی آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیئے۔ میری سمجھ میں تو اس سے زیادہ نہیں آتا کہ ان کو تبلیغ کرو دین سکھاؤ۔ اس کے بعد لڑاؤ۔ یعنی باضابطہ جہاد" (معارف ص۲۹)

پھر اسی طرح آپ معارف کے ص۱۵ پر فرماتے ہیں:-

"اگر ضرورت کا احساس اور اس کی فکر ہو جائے تو یہ کوئی مشکل کام نہیں البتہ اتنی ضرورت پھر بھی ہوگی کہ مبلغ کی تجویز اور راہ عمل کی تحقیق کے لئے کسی عالم کو مشورہ کے لئے منتخب کر لو اس کے مشورہ سے مبلغ رکھو اور اسکی رائے سے تبلیغ کا طریقہ اختیار کرو"

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا تھا کہ اسلام کی اشاعت کا واحد اور موثر ذریعہ صرف تلوار کا استعمال ہی ہے۔ آپ کے پیش کردہ جدید علم کلام سے اب مسلمانوں کے کثیر طبقہ کا رجحان اس طرف ہے کہ اسلام کی ترقی تلوار کی محتاج نہیں۔ اور اسلام کو فتح اور کامران کرنے کے دلائل و براہین کی تلوار کی ضرورت ہے جو باطل مذہب کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

آج اکثر فہمیدہ مسلمان اپنے گزشتہ نظریہ جہاد میں تبدیلی پیدا کر چکے ہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مدعا کو تسلیم کر چکے ہیں۔

اوّل۔ اسلام کی خاطر ہر جائز جدوجہد کا نام جہاد ہے۔

دوم۔ اصل جہاد تبلیغ ہے۔

سوم۔ تلوار اٹھانے کی اجازت مدافعت کی وجہ سے تھی اور اس کی ابتدا کفار نے کی۔

چہارم۔ دین کے معاملہ میں جبر نہیں۔

پنجم۔ تلوار کا استعمال مسلمانوں کو کفار کے انتہائی مظالم کے نتیجہ میں مجبوراً کرنا پڑا۔

امام مہدی کے متعلق عقیدہ

موجودہ سیاسی دور میں دیگر اقوام کی طرح مسلمانوں نے بھی ترقی اور غلبہ اسلام کا مفہوم یہ سمجھ رکھا تھا کہ سیاسی اور دنیوی غلبہ ہی ترقی اسلام کے مترادف ہے۔ اس غلبہ کے حصول کے لئے مسلمان ایک خونی مہدی کے انتظار میں تھے۔ مسلمانوں میں نظریہ جہاد میں غلط فہمی کا باعث یہی عقیدہ اور خیال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خیال کی تردید فرمائی اور مسلمانوں پر یہ بات واضح کی کہ کوئی خونی مہدی قیامت تک نازل نہیں ہو سکتا۔ آنے والے کو اس کے مختلف کاموں کی وجہ سے مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ موعود مسیح اور مہدی کسی کو جبراً مسلمان بنانے یا قتل و غارت کا بازار گرم کرکے دنیا کے امن کو برباد کرنے والا نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے ہاتھ سے اسلام کا جو غلبہ ہوگا وہ دلائل و براہین کی تلوار کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور تمہارا یہ عقیدہ کہ مہدی ایسا چاہیئے جس کی تصدیق کے لئے آسمان سے زور زور سے آواز آوے کہ یہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے اور وہ آواز تمام شہروں میں پھیل جائے اور مشرق و مغرب میں اس آواز کی گونج سنائی دینے لگے اور تمام زمین کو کفار کے خون سے پر کر دیوے۔ یہ نہ صرف غلط بلکہ تعلیم الاسلام کے سراسر منافی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم بار بار یہ اعلان کرتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں وہ (تحفہ گولڑویہ) لا اکراہ فی الدین کا سنہری اصول دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس کی دلیل یہ دیتا ہے قد تبین الرشد من الغی یعنی جبکہ ضلالت اور رشد میں کھلا اور نمایاں امتیاز ہے تو ہدایت کیلئے کسی پر جبر کرنا کیونکر مناسب ہو سکتا ہے۔ پھر خدا فرماتا ہے ہمارے رسول کا صرف یہ کام ہے کہ وہ پیغام حق لوگوں کو کھول کھول کر سنا دے۔ یہ نہیں کہ جبراً دنیا کو مسلمان بنائے۔ اپنی ایک نظم میں آپ فرماتے ہیں:-

اب گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
باطل ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

پیشتر اس کے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ علم کلام میں سے عقیدہ مہدی کے متعلق اس امر کو بیان کروں جو کہ عوام نے اس عقیدہ کو چھوڑتے اور ترک کرتے ہوئے قبول کیا کسی قدر مسلمانوں کے عقیدہ در بارہ آمد مہدی کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح غور کرنے والے پر آسانی سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ مسلمانوں کے خیال میں موعود

زبردست تبدیلی یقیناً حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے علم کلام اور تصانیف کے ذریعے سے ہی ہوئی ہے۔

مسلمانوں کے نزدیک تصور مہدی

حضرت امام مہدی کے متعلق گزشتہ کتب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ جناب نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں:-

"اما مردم را بسبب کثرت
مقتولیں ہیچ فرحت بالِ
مال و دولت نہ باشد چہ بسا
خانہا و قبیلہ ہا باشند کہ
از صد کس جز یکے نماند بعد ازیں
حضرت امام بند ولیت بلاد اسلام
و سرانجام و انتظام دادِ
حقوق انام پرداختہ و ہر طرف
عساکر ظفر امواج سازند۔
و لشکرے بر ہندوستان فرستد و
فتح گردد و ملوک ہند را غل کردہ
پیش او آرند و خزائن ایں
کشور را زیور بیت المقدس
سازند۔ (حجج الکرامہ ص ۳۷۲)

یعنی امام مہدی جتنے لوگوں میں روپیہ تقسیم کریں گے انہیں بھی اس مال و دولت سے کوئی خوشی نہ ہوگی۔ کیونکہ مقتولین کی کثرت انہیں غمگین بنائے ہوئے ہوگی۔ اکثر خاندان اور قبائل میں سے ننانوے فیصدی لوگ مہدی کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہوں گے۔ پھر امام مہدی بلاد اسلامیہ اور حقوق انام کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ایک لشکر ہندوستان کی طرف کریں گے وہ لشکر ان بادشاہوں کو مغلوب کرکے بازنجیر امام مہدی کے سامنے حاضر کرے گا۔ اور اس ملک کے خزائن سے بیت المقدس کا زیور بنایا جائے گا۔

درخواست دعا

میرے ماموں محترم بابو محمد عزیز دین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر راولپنڈی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بہت بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد صدیق
انچارج خلافت لائبریری ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

پھر اسی طرح اہل سنت والجماعت کی مشہور کتاب نبراس میں لکھا ہے:-

لا یقبل الجزیۃ من الکفار
و یجبرھم علی الایمان
فلا یبقی علی الارض الا
دین الاسلام"
(نبراس ص ۵۸۶)

یعنی امام مہدی کفار سے جزیہ تک قبول نہ کریں گے بلکہ انہیں جبراً مسلمان بنائیں گے۔ یہاں تک کہ زمین پر اسلام کے سوا کوئی دین نہ رہے گا۔

امام مہدی کیلئے بیقراری

آنحضرت صلعم کی فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق وہ نازک ترین وقت امت پر آیا اور خدا نے اپنی خاص فضلوں کی بارش اس امت پر برسائی۔ اور اس مہدی موعود کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے پاسبان کے طور پر عین وقت پر مبعوث فرما دیا۔ لیکن وہ آنے والا مسلمانوں کے خیالات اور امیدوں کے مطابق قتل و غارت کا میدان گرم کرنے والا نہیں تھا۔ بلکہ اس نے خلاف توقع ان کے سامنے یہ بات پیش کی۔

"کہ اسلام کا زندہ ہونا
ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے
وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ
میں مرنا یہی موت ہے جس پر
اسلام کی زندگی اور مسلمانوں
کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی
موقوف ہے اور یہی وہ چیز
ہے جس کا دوسرے لفظوں میں
اسلام نام ہے۔ اسی اسلام
کا زندہ کرنا خدا آپ سے
چاہتا ہے۔"
(فتح اسلام ص ۱۷ و ص ۱۸)

لیکن جو قوم بزعم خویش خزائن اور ممالک کی فتوحات کے خواب دیکھ رہی تھیں اور اس نے اس مہدی کا انکار کیا۔ اور اپنے خیالی اور فرضی مہدی کو مدد اور نصرت کے لئے پکارا اور پکارتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ زمانے نے انہیں اس فرضی خیال کے ترک کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور آج ان کے افکار و خیالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علم کلام کا ایک نمایاں اثر پایا جاتا ہے۔

مسلمانوں کے اضطراب اور انتظار مصلح کی جو ترجمانی علماء کرام اور قومی شعراء نے کی اس کے متعلق نمونۃً چند حوالے درج ذیل ہیں:-

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:-

"میں کہتا ہوں اس حساب سے
ظہور مہدی کا شروع تیرھویں
صدی پر ہونا چاہیئے تھا۔
مگر یہ صدی پوری گزر گئی۔
مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں
صدی ہمارے سر پر آئی ہے
اس حساب سے اس کتاب کے
لکھنے تک چھ مہینے گزر چکے ہیں
شاید اللہ تعالےٰ اپنے فضل و
عدل رحم کرم فرمائے۔ چار چھ
برس کے اندر اندر مہدی ظاہر
ہو جائیں۔ (اقتراب الساعۃ ص ۲۲۱)

۲۔ سید محمد حسن کوکب الدری کے صفحہ ۱۵۵ پر لکھتے ہیں:-

"مہدی کے ماں کے پیٹ میں
آنے کی شب میرے حساب میں جو
غاسق کے عدد تیرہ سو شمسی
کرتا ہوں پس ان کی تشریف ۲۱
سال بعد یعنی ۱۳۲۰ھ میں ہونے
والی ہے"

۳۔ اخبار اتفاق نے لکھا کہ:-

ہزارہ کتب میں آخری سے آخری
تاریخ ظہور امام مہدی ۱۳۲۶ھ
تک ہے۔

۴۔ اخبار ...کہ ۱۲ اکتوبر نے لکھا کہ:-

"ظہور امام علیہ السلام بھی
اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے
ایک نمونہ اور نشان ہے جو عنقریب
اور اسی سال پورا ہونے والا ہے"

۵۔ اخبار اہلسنت جولائی ۳۲ء سے لکھا کہ:-

"ممکن ہے کہ امام صاحب اسی سال
آ جائیں لیکن ضروری نہیں کہ اسی سال
ہی تشریف لا دیں اگر نہ آئیں تو آئندہ
ہرگز نہ آئیں"

پس جتنی پیشگوئیاں مسیح موعود کی آمد کے متعلق ہیں وہ سب ۱۳۰۰ھ تک پہنچتی ہیں گویا آخری حد جہاں لوگوں نے مقرر کی وہ ۱۳۳۰ھ سے متجاوز نہیں ہے۔ (باقی)

ولادت

میرے دوسرے بیٹے شیخ جمیل احمد رشید بی۔ اے کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۰ اگست کو پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کا پوتا اور شیخ محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائرکٹر گرانڈ سٹریز کا نواسہ ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے محمد احمد رشید نام تجویز فرمایا ہے۔

تمام بہن بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو بااقبال بنائے اور صالح زندگی دے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (الفضل ...)

بیگم شیخ ایم اے رشید معرفت شیخ جمیل احمد رشید ...

ڈاڑھی نہ رکھنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہارِ ناپسندیدگی

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل :

حال ہی میں مَیں اخبار بدر کا ایک گزشتہ فائل دیکھ رہا تھا کہ مجھے اس میں حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک خطبہ نظر آیا جس میں حضورؓ نے واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمٰن کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو مکہ والوں کو بڑا غیظ وغضب پیدا ہوا پس انھوں نے یہودیوں سے دوستی گانٹھی اور یہودی وہی پرانا نسخہ استعمال کرنے لگے کہ کسی بادشاہ سے مل کر اس محمدی سلطنت کا استیصال کریں اسی واسطے ایرانیوں سے توسل پیدا کیا یہ ایک لمبی کہانی ہے ایرانیوں کے گورنر عرب کے مقامات میں تھے انھوں نے اپنے بعض آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے لئے بھی بھجوائے مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اس کی وجہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آگے تو تم اے یہودیو خدا کے حکم سے ایسے منصوبوں میں کامیاب ہوئے تھے اب تم چونکہ یہ نسخہ اللہ کے رسول کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہو اس لئے ہرگز کامیاب نہ ہوگے چنانچہ چند آدمی شاہ فارس کی طرف سے گرفتار کرنے آئے آپ نے ان کو فرمایا میں کل جواب دوں گا صبح آپ نے فرمایا کہ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا ہے وہ یہ بات سن کر بہت حیران ہوتے اور خائب وخاسر واپس ہوئے۔"

اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں :۔

"بات میں بات آگئی ہر چند کہ وہ ایسی عظیم الشان نہیں ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ ایلچی نبی کریمؐ کے حضور آئے تو صبح صبح داڑھیاں منڈوا کر آئے آپؐ نے فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو ہم اس امر کو کراہت کے ساتھ دیکھتے ہیں جہاں اوپر کا قصہ لکھا ہے وہاں یہ بات بھی ہے۔"

یہ الفاظ پڑھ کر مجھے اصل حوالہ دیکھنے کا شوق پیدا ہوا الحمدللہ کہ تاریخ سے یہ بات مل گئی چنانچہ ذیل میں وہ حوالہ احباب کے ازدیادِ معلومات کے لئے درج کرتا ہوں۔

طبری جلد ۳ میں مذکورہ بالا واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دخلا علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد حلقا لحاھما واعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما۔ ثم اقبل علیھما فقال ویلکما من امرکما بھذا قالا امرنا بھذا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ لکن ربی قد امرنی باعفاء لحیتی وقص شاربی" (طبری جلد ۳ ص ۹۱/۹۰)

یعنی وہ دونوں ایلچی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کی حالت یہ تھی کہ انھوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوائی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ امر نہایت ناگوار گزرا اور آپؐ نے ان کی طرف دیکھنا بھی ناپسند فرمایا پھر (تھوڑی دیر کے بعد) آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم دونوں پر افسوس تمہیں یہ طریق اختیار کرنے کا کس نے حکم دیا ہے انھوں نے کہا ہمارے رب یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے آپؐ نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔"

اس حوالہ سے دو باتیں نہایت واضح طور پر ثابت ہوتی ہیں۔

اوّل :۔ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی منڈوانے پر اپنی کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

دوم :۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کترواؤں گویا اس حکم کو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب فرمایا۔

پس وہ نوجوان جو اس بارہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں انھیں اپنی اصلاح کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہو۔

تبصرہ :۔

جماعت احمدیہ کے عقائد

مندرجہ بالا موضوع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تحریر فرمودہ ایک نہایت اہم اور قیمتی مضمون بصورت ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے جو سولہ صفحات پر مشتمل ہے اور جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے قیمت صرف ایک آنہ فی نسخہ اور ایک روپے کے بیس یہ ٹریکٹ تبلیغی اغراض کے لئے بکثرت تقسیم ہونا چاہیئے۔ محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

عبد الخالق صاحب مرحوم آف چک منگلہ کا ذکرِ خیر

از مکرم عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ مولوی فاضل :

عزیز عبد الخالق مرحوم صرف ایک دن کی مختصر علالت کے بعد ۲۷، ۲۸ اگست ۶۲ء کو سوموار اور منگل کی درمیانی رات دس بجے ۲۷ سال کی عمر میں ہمیں چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ سانحہ ارتحال کچھ اس قسم کے حالات میں ہوا کہ اس پر ہر دل افسردہ اور ہر آنکھ پُرنم ہے

القلب یحزن والعین تدمع ولا نقول الا بما یرضی بہ ربنا۔

۲۶ اگست شام کو کہا مجھے پیٹ میں درد محسوس ہو رہا ہے شام کے بعد روٹی کے دو نوالے کھائے اور کہا مجھے درد بھی ہے اور گلے میں خراش بھی ہے عشاء کے بعد اپنے کمرے کے اوپر جا کر بیٹھ گیا صبح کی اذان کے وقت اپنی اہلیہ محترمہ کو مشکل سے آواز دی اور کہا کہ میری والدہ کو بلائیں لیکن پوری طرح زبان نہ چل سکتی تھی شدتِ درد کے سبب سے حرکت نہ کر سکتا تھا تشنج نے سخت حملہ کر رکھا تھا مشکل سے نیچے اتارا گیا مقامی ڈاکٹر صاحب نے علاج معالجہ کیا لیکن مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی دو بجے سٹیشن سے لاریوں سے سوار ہو کر سرگودھا پہنچے ڈاکٹر عبد العزیز صاحب (ریٹائرڈ سول سرجن) نے علاج شروع کیا مگر کارگر نہ ہوا دس بجے کے قریب عزیز کی روح اس قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ؎

ولقد تلنا المنون بلا قتال

عبد الخالق جماعت چک منگلہ کا ایک ستون تھا چند سال ہوئے مکرم سلیم الجابی الشامی صاحب جب چند ایام کے لئے چک منگلہ تشریف لائے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس کے والد صاحب سخت مخالف ہو گئے گھر سے نکال دیا مگر والدہ صاحبہ نے بیعت کر لی چنانچہ دونوں ماں بیٹے کو ہجرت کرنی پڑی

اس کے ماموں صاحب رائے خضر حیات صاحب نمبردار وغیرہ نے اس کو اپنے گھر میں جگہ دی اس نے تجارت کا کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مال وتجارت میں برکت دی اپنے مکان بنا لئے ربوہ میں زمین خرید لی سات ماہ ہوئے شادی کی اپنی شادی پر علماء سلسلہ کو بلوا کر جلسہ کروایا اپنے تجارتی کاروبار میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سے مشورہ لیا کرتے تھے وصیت بھی کی ہوئی تھی مجلس خدام الاحمدیہ چک منگلہ کا دو سال قائد رہا جماعت منگلہ کے سالانہ جلسہ پر عبد الخالق ایک فعال رکن ہوتا تھا۔ بزرگانِ سلسلہ سے بے حد محبت تھی خصوصاً محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب سے خصوصی تعلقات تھے۔

انتظامی امور میں عہدیداروں سے تعاون کرنے والا ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا ہر احمدی سے محبت رکھنے والا خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا عاشق تھا۔

اس کی دکان ایک لائبریری تھی جس سے ہر شخص استفادہ حاصل کرتا تجارتی کاروبار میں دیانتدار۔ علاقہ کے مرد عورتیں بچے سبھی اس کے گرویدہ تھے احمدی کیا غیر احمدی ہر ایک سمجھتا تھا کہ عبد الخالق ہمارا ہے چنانچہ جب اس کی نعش سرگودھا سے منگلہ پہنچی ہزاروں انسانوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے صبح اس کے جنازے پر علاقہ کی جماعتوں سے احمدی کثرت سے شامل ہوئے امانتاً آپ کو چک منگلہ کے قبرستان میں رکھا گیا مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم نے آپ کا جنازہ پڑھایا

عبد الخالق آخر دم تک احمدیت پر استقلال کی ایک چٹان ثابت ہوا اور احمدی نوجوانوں کے لئے ایک نمونہ چھوڑ گیا

ہزاروں سال نرگس اپنی بےنوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عبد الخالق تو نے ہمیں چھوڑا لیکن مرتے دم تک اپنے خالق سے رشتہ نہ توڑا تجھ پر خدائے ذو الجلال کی بے پایاں رحمت ہو۔

مرحوم اپنے پیچھے اپنی اکیلی ماں جس کا عبد الخالق اکلوتا بیٹا تھا اور بیوی (اللہ تعالیٰ اسے نرینہ اولاد سے نوازے) چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہو اور ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

میری لڑکی کا خط آیا ہے کہ انکے خاوند سید نصیر الدین بشیر احمد صاحب مقیم لندن اچانک شدید بیمار ہو گئے ہیں ان کا بایاں پہلو سر سے پاؤں تک بے حس ہو گیا ہے بول بھی نہیں سکتے۔ حالت بہت تشویشناک ہے بزرگانِ سلسلہ و درویشانِ قادیان اور دیگر تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہماری اس پریشانی کو دور فرمائے۔ خاکسار سید صادق علی صاحب ماڈل کالونی کراچی ۲۷

"ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیموں اور خدام کی اطلاع ۱۵ اکتوبر ۶۲ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں" مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انصار اللہ کے اعلانات

تیسری سہ ماہی کا امتحان:۔

مجالس انصار اللہ مطلع رہیں کہ ان کا تیسری سہ ماہی کا امتحان ۳۰ ستمبر ۶۲ء بروز اتوار منعقد ہوگا اور جیسا کہ مطبوعہ ہدایات میں درج کیا جا چکا ہے اس سہ ماہی کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔ زعماء، زعماء اعلیٰ کرام کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اس امتحان میں شمولیت فرماویں نیز ان کے نام مرکز میں بھجوائے جائیں۔

نصاب:۔

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "لیکچر لاہور"

ب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ چار الہامی دعائیں حفظ کی جائیں۔

(۱) رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

(۲) سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

(۳) رب اذھب عنی الرجس وطھرنی تطھیرا۔

(۴) رب اغفر وارحم من السماء۔

نوٹ:۔ ربوہ میں یہ امتحان ۲۸ ستمبر بروز جمعہ ہوگا۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز:۔

امسال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے اجتماع کے ایام میں مجلس شوریٰ بھی انشاء اللہ منعقد ہوگی مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کیا جا رہا ہے ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ دس ستمبر ۱۹۶۲ء مقرر کی گئی ہے جو مجالس یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں وہ مقامی مجلس عاملہ کی منظوری سے زیادہ سے زیادہ دس ستمبر تک اپنی تجویز معین الفاظ میں دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ہے

سکھر نواب شاہ میں ایک امریکن فرم کو مندرجہ ذیل ریلوے ریٹائرڈ لوگوں کی ضرورت ہے ضرورت مند احباب نظارت امور عامہ ربوہ میں آکر استفادہ کریں۔

ا۔ اسسٹنٹ ٹرین انچارج ایمپلائز ۱ (۲) اسٹیشن ماسٹر ا (۳) یارڈ فورمین ۲ (۴) ٹنٹر ۴ (۵) ایس ایس فٹر ۴۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی علی حسن صاحب کو دوسرا لڑکا مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۲ء کو عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور احمدیت کا خادم بنائے آمین نیز زچہ کی صحت کاملہ کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(احقر محمد یعقوب ڈرگ روڈ کراچی۔)

درخواست ہائے دعا

ا۔ بندہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے (ملک اللہ رکھا لائل پور)

۲۔ ہماری زمین کا ایک دیوانی مقدمہ دائر ہے۔ (قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح دڑیل کوٹ مری)

۳۔ بندہ کے دو بیٹے اور بھانجے اور کئی عزیز ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں (عبد الحمید خان کاٹھ گڑھی چک ۳ شمالی تحصیل خوشاب)

احباب ان سب دوستوں کی کامیابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرماویں

فون نمبر ۳۶۲۳۳
فرحت علی جیولرز
۲۹ کمرشل بلڈنگ
دی مال لاہور

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ لارنس کالج گھوڑا گلی

امتحان برائے داخلہ مارچ ۶۳ء مری، راولپنڈی، لاہور، پشاور اور کراچی میں نومبر دسمبر ۶۲ء میں ہوگا شرط عمر ۵ تا ۱۲۔ ذریعہ تعلیم انگلش۔ امتحان سکالرشپ بھی امتحان داخلہ کے ساتھ ہوگا۔ عمروں کے گروپ (۱) ۸½ تا ۱۰ (۲) ۱۱½ تا ۱۳۔ پورا وظیفہ ۱۲۵ ماہوار جب کہ والدین کی ماہوار آمد ۳۵۰/- سے زائد نہ ہو اور نصف وظیفہ ۵۰/- روپے جب کہ آمد ۵۰۰ سے زائد نہ ہو امتحان تحریری۔ مضامین۔ انگلش، ریاضی و اردو نیز انٹرویو درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۰/۶۲ تک فارم پرنسپل سے۔ (پ۔ ٹ ۳/۹/۶۲)

توسیع میعاد داخلہ میڈیکل کالج لاہور و ملتان

درخواستیں برائے داخلہ فرسٹ پروفیشنل کلاس ایم بی بی ایس ۸/۹/۶۲ تک۔ (پ۔ٹ ۳/۹/۶۲)

داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکسٹائل ٹکنالوجی لائل پور

سہ سالہ ڈپلومہ کورس ٹکسٹائل ٹکنالوجی ٹکسٹائل کیمسٹری سیشن ۶۲-۶۳ء

شرائط۔ عمر کم از کم ۱۶ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ایف ایس سی فزکس ریاضی بمعہ کیمسٹری یا فزکس بمعہ ریاضی فرسٹ ڈویژن میٹرک دو سالہ تجربہ اپرنٹس شپ ٹیکسٹائل انڈسٹری۔ انتخاب بنا بر نتائج ایف ایس سی و میٹرک نیز ایپٹی ٹیوڈ ٹیسٹ۔ آخری انتخاب سے قبل میڈیکل ٹیسٹ۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں بمعہ مصدقہ نقول مارکس شیٹس میٹرک یا ایف ایس سی امتحانات ۵/۹/۶۲ تک بنام پرنسپل۔ پراسپیکٹس دفتر پرنسپل سے ایک روپیہ نقد میں یا بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر بمعہ واپسی لفافہ ۵۵ پیسے کی ٹکٹوں والا بھیج کر۔ (پ۔ٹ۔ ۳۰/۹/۶۲)

بھرتی پاکستان ایئر فورس کمیشن کیلئے

مینٹی ننس ٹیکنیکل۔ انجینئرنگ و مینٹی ننس ٹیکنیکل سگنلز اور مینٹی ننس ٹیکنیکل ایکوپمنٹ برانچز۔ دفتر بھرتی ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور میں ۳/۹/۶۲ تا ۲۵/۹/۶۲ روزانہ صبح ۷½ امیدواران میٹرک و ڈگری کی اصل اسناد پیش کریں۔

شرائط:۔ پاکستانی۔ عمر ۱۷½ تا ۳۰ (مینٹی ننس ایکوپمنٹ ۱/۲/۶۳ کو ۲۱ تا ۳۰)

تعلیم:۔ بصورت مینٹی ننس ٹیکنیکل انجینئرنگ و سگنلز انجینئرنگ ڈگری یا ایم اے ریاضی یا ایم ایس سی فزکس و ریاضی۔ بی ایس سی یا بی اے ریاضی۔

بصورت مینٹی ننس ایکوپمنٹ کوئی ڈگری۔ (پ ٹ ۳۰/۹/۶۲)

ہیلے کالج آف کامرس۔ لاہور

داخلہ پرائمری۔ انٹرمیڈیٹ و فائنل کلاسز پاکستان انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ آف اکاؤنٹس یہ کلاسیں ہیلے کالج آف کامرس میں لگیں گی۔

شرائط۔ انٹرمیڈیٹ یا ہائر سیکنڈری یا میٹرک سہ سالہ تجربہ

درخواستیں ۱۲/۹/۶۲ تک بنام پرنسپل۔ انٹرویو ۱۵/۹/۶۲ کو تفصیلات دفتر کالج سے (پ۔ٹ ۱/۹/۶۲)

دی سنٹرل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس آف پاکستان۔ توسیع تاریخ داخلہ

۱۔ دی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز لاہور

۲۔ 〃 〃 〃 〃 راولپنڈی

۳ 〃 〃 〃 〃 کراچی

۴ 〃 〃 〃 〃 پشاور

داخلہ کی تاریخ اجرائے توسیع ۱۰/۹/۶۲ مقرر ہوئی ہے بعد ازاں ۱۲/۹/۶۲ تک درخواستیں ۲/- روپے لیٹ فیس کے ساتھ۔ ہیڈ کوارٹرز۔ دی انسٹی ٹیوٹس آف ٹیکنیکل سٹڈیز ۱۹۔ ایس گلبرگ لاہور (پ۔ٹ ۱/۹/۶۲) ناظر تعلیم ربوہ

پتہ جات درکار ہیں

دفتر ہذا کو ایسے احمدی احباب کے پتہ جات درکار ہیں جو ان دنوں بسلسلہ تجارت یا ملازمت وغیرہ ممالک بیرون میں مقیم ہیں اس لئے بیرون پاکستان میں جو دوست اس اعلان کو پڑھیں یا ان کے رشتہ دار ہیں ان کے موجودہ ڈاک کے پتہ سے اطلاع دیں تا ہم ان کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں پروگرام بنا سکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۶۴ :- میں بصری بیگم زوجہ عبدالحفیظ خاں ویدووال قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک مکان رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ عارضی منزلی جس کی قیمت تقریباً اڑھائی ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ یہ مکان میرے خاوند عبدالحفیظ خاں نے مجھے بعوض مہر دیا ہے حق مہر صرف مبلغ -/۳۲ روپے تھا۔ جو مطابق رسم قدیم تھا۔ اس وقت میری آمد کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا۔ بصری بیگم۔ گواہ شد:۔ عبدالحفیظ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد دین سکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۶۶ :- میں بشیر الدین ولد حسین بخش صاحب قوم سلمان پیشہ پنشنر عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس مبلغ دو ہزار روپیہ نقد ہے جسے کوئی کاروبار کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ -/۵۶ روپے ماہوار بہادر سرکار سے پنشن ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اور مذکورہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد بشیر الدین۔ گواہ شد:۔ حمید اللہ خاں ٹیچر پنشنر دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۷۰ :- میں عبدالحمید ولد میاں اختر حسین صاحب۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سانگلہ ہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۶/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ اور تمام جائداد والد صاحب کے نام ہے۔ میں والد صاحب کے ساتھ تجارت کرتا ہوں۔ مجھے والد صاحب مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبدالحمید ولد میاں اختر حسین احمدیہ مارٹ سٹور سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ صوفی سمیع اللہ ولد میاں گلاب دین سکرٹری مال سانگلہ ہل ۶۲/۶/۲۹

گواہ شد:۔ چوہدری فقیر اللہ ولد چوہدری احمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ۶۲/۶/۲۹

نمبر ۱۶۷۷۱ :- میں خواجہ محمد اکرم ولد خواجہ غلام احمد اولکھ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمد نگر لاہور ڈاکخانہ محمد نگر اقبال روڈ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۶-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے پانچ مرلہ زمین سفید واقع سوام نگر جی ٹی روڈ پلاٹ نمبر ۱۵ سیلھ رام وهن سکیم نمبر ۲ قیمت ۲ ہزار چھ سو ستر -/۲۶۷۰ روپے ہے۔ دس مرلہ زمین واقع ربوہ محلہ دارالرحمت غربی وسطی ۲۱/۱۹ اشمالی گلی۔ غرب پلاٹ مکان خواجہ محمد امین صاحب۔ جنوب مکان عبدالغنی راشدی اور مشرقی پلاٹ سفید زمین حمید اللہ خاں قیمتی پندرہ سو روپیہ ہے۔ کل میزان -/۴۱۷۰ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت -/۲۰۰ روپیہ ماہوار رہی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ خواجہ محمد اکرم مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۱۸ محمد نگر اقبال روڈ لاہور ۶۲/۶/۲۶۔ گواہ شد:۔ خواجہ محمد امین ایم اے ولد خواجہ غلام احمد مرحوم برادر حقیقی موصی محمد نگر مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۱۸ لاہور۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید سلطان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۶۲/۶/۲۶

نمبر ۱۶۷۷۴ :- میں ذاکرہ سلطانہ زوجہ میاں محمد احمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ الف۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے شوہر کے ذمے واجب الادا ہے ب۔ سونے کے بندے ایک جوڑی جن کا وزن ایک تولہ پانچ ماشے اور ایک رتی ہے۔ اور ان کی مالیت ایک سو چھ ہتر روپے پچھتر پیسے ہے -/۱۷۶٫۷۵ روپے۔ مندرجہ بالا جائیداد بمعہ حق مہر جس کی کل قیمت ایک ہزار ایک سو چھ ہتر روپے پچھتر پیسے ۱۱۷۶٫۷۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ ذاکرہ سلطانہ بقلم خود ۶۲۸/۵ کٹاریہ پورہ۔ گواہ شد:۔ رحیم بخش قاضی جماعت احمدیہ معرفت مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ محمود احمد ۶۲۸/۵ مقبول پورہ راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۷۷۵ :- میں عائشہ بی بی بیوہ چوہدری عمرالدین صاحب مرحوم قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن ۱۳۰ T.D.A ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ حق مہر -/۳۲ تھا۔ جو میں اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ اور وہ فوت ہو چکے ہیں۔ زیورات کوئی نہیں۔ ہاں میرے پاس نقد مبلغ دو ہزار روپیہ نصف جس کے ایک ہزار ہوتا ہے موجود ہے۔ اور ایک بھینس جس کی آجکل قیمت مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔ موجود ہے۔ کل جائداد -/۲۵۰۰ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں راقم الحروف سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۷۷۶۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا۔ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری عمرالدین صاحب مرحوم چک ۱۳۰ T.D.A معرفت چوہدری محمد شریف صاحب پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود سکوٹریان مال چک ۱۳۰ T.D.A پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ عزیز احمد ولد چوہدری علم الدین صاحب مرحوم پسر موصیہ چک ۱۳۰ T.D.A معرفت ولی محمد نذیر احمد چوبارہ روڈ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ۔

اھل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر — مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مرکزی و صوبائی وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری نئی مسلم لیگ کے عہدیدار نہیں بن سکتے

خان قیوم کی رہائی۔ کشمیر کو آزاد کرانے اور بھارتی مسلمانوں کا انخلاء روکنے کیلئے مؤثر اقدامات کے مطالبے

کراچی ۶ ستمبر۔ کنونشن نے آج صبح کے اجلاس مسلم لیگ کا نیا منشور منظور کیا ہے۔ نئے منشور میں رکھی گئی ہے کہ مرکزی و صوبائی وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری پارٹی کے عہدیدار نہیں ہو سکیں گے۔ کنونشن نے کئی قراردادیں بھی منظور کیں۔ ایک قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے لاکھوں مظلوم باشندوں کو بھارتی ظلم و استبداد سے نجات دلانے کے لئے مؤثر کارروائی کی جائے۔ ایک اور قرارداد میں بھارتی مسلمانوں کے مسلسل انخلاء کی مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھارت کو مسلمانوں کا مسلسل انخلاء روکنے کے لئے کہے۔ ایک اور قرارداد میں پاکستان مسلم لیگ کے سابق صدر خان عبدالقیوم خان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

مسلم لیگیوں کی کنونشن نے ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام سکولوں اور کالجوں میں فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے۔ دوسری قراردادوں میں منتخب نمائندوں کو میونسپل کمیٹیوں سمیت بنیادی جمہوریتوں کے تمام اداروں کا سربراہ بنانے، مشرقی و مغربی پاکستان میں تمام شعبوں میں یکساں اقتصادی ترقی دینے کے خدوخال اور غیر طے شدہ علاقوں کے مہاجرین کا امتیاز ختم کرنے اور مسلم لیگ کے فنڈ ذرائع اکٹھا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایک اور قرارداد میں پارٹی پر زور دیا گیا ہے کہ مرکزی و صوبائی اسمبلیوں میں پارلیمانی پارٹیاں قائم کی جائیں اور ملک میں دیہات سدھار کے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

یوپی میں چالیس یاتری ڈوب کر ہلاک

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ لکھنؤ سے آمدہ اطلاع کے مطابق یوپی کے ضلع گونڈہ میں چالیس یاتری کشتی الٹنے سے ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ ان میں بچے اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ستر یاتری ایک کشتی میں بیٹھ کر دھکراں ناتھ مندر کی یاترا کے لئے جا رہے تھے کہ دریائے راپتی میں کشتی الٹ گئی۔ اس حادثہ میں چالیس یاتری ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

کیوبا نے روس سے میزائل حاصل کر لئے

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ صدر امریکہ مسٹر جان کینیڈی نے کہا ہے کہ اگر کیوبا نے مغربی نصف کرہ میں کوئی جارحانہ کارروائی کی تو امریکہ اسے روکنے کے لئے اپنے تمام ذرائع استعمال کرے گا۔ صدر کینیڈی نے مزید بتایا کہ روس نے کیوبا کو تھوڑے سے فاصلہ تک مار کرنے والے میزائل دئے ہیں۔ اور پانچ سو کے قریب روسی فنی ماہرین کیوبا پہنچ چکے ہیں۔ مسٹر کینیڈی نے مزید کہا۔ اسبات کا فی الحال کوئی ثبوت نہیں ہے کہ روسی فوج کیوبا میں موجود ہے۔

کیوبا میں پانچ ہزار روسی فوجی موجود ہیں

واشنگٹن ۷ ستمبر۔ وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے کیوبا میں روسی فوجیوں اور ٹیکنیشنوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ صورت حال تبدیل نہیں ہوئی۔ یاد رہے کہ ایک سینیٹر مسٹر کیٹنگ نے پچھلے دنوں ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتایا تھا کہ کیوبا میں بارہ سو اور پانچ ہزار کے درمیان روسی فوجی اور ٹیکنیشن موجود ہیں۔ صدر کینیڈی نے گذشتہ ہفتے ایک کانفرنس میں بتایا تھا کہ روس کیوبا کو جو فوجی امداد دے رہا ہے اس کے بارہ میں تصدیق کر کے اس کا اعلان کیا جائے گا۔

چواین لائی سے ملاقات کا کوئی امکان نہیں

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ میرا مستقبل قریب میں چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے ملنے کا کوئی امکان نہیں۔ نائب وزیر داخلہ نے لوک سبھا میں بتایا کہ کمیونسٹ چین نے حال ہی میں لداخ میں نئی چوکیاں قائم کر لی ہیں۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس

(بقیہ صفحہ ۱)

مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا نائب مہتمم تعلیم نے شعبہ تعلیم مقامی کی مساعی کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے خدمت دین کی اہمیت پر روشنی ڈالی نیز نوجوانوں کی تربیت کے سلسلہ میں خدام کی تربیتی کلاسوں کی افادیت کو واضح کیا جس کے بعد آپ نے تربیتی کلاس کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں کلاس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے اور دل لگا کر دینی علوم حاصل کرنے اور خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم سیف صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔

مغربی ایران میں نوے فیصد باشندے اور پچاس ہزار مویشی ہلاک

بیماریاں پھیلنے کا زبردست خطرہ۔ اقوام متحدہ کے تمام اداروں کو ایران کی امداد کرنے کی ہدایت

تہران ۶ ستمبر۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق مغربی ایران میں حالیہ خوفناک زلزلہ سے ایک سو ساٹھ گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔ ان دیہات کی آبادی کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ ان میں سے بیشتر میں ایک عمارت بھی باقی نہیں بچی۔ اس علاقہ میں بے حد تباہی ہوئی ہے۔ حکومت ایران کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ابھی یہ اندازہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس ہولناک زلزلے میں کل کتنے افراد ہلاک ہوئے۔

دریں اثنا انسانی لاشیں اور مردہ جانوروں کی نعشیں گلنا سڑنا شروع ہو گئی ہیں۔ زلزلے میں پچاس ہزار مویشی ہلاک ہوئے ہیں اور بیماریاں پھیلنے کا زبردست خطرہ ہے۔

زلزلے سے چالیس ہزار مربع کلومیٹر رقبہ متاثر ہوا ہے حکومت جو امداد کا اقدامات کر رہی ہے وہ اس وسیع علاقے کے لئے ناکافی ہیں متاثرہ علاقہ میں بے پناہ امداد کی ضرورت ہے۔ ادھر شاہ ایران بحیرہ کیسپین میں اپنا تفریحی دورہ ختم کر کے دارالحکومت پہنچ گئے ہیں کل انہوں نے زلزلے سے متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق مغربی ایران کے نوے فیصد باشندے ہلاک ہو گئے ہیں۔ بہت سے دیہات میں ایک آدھ بچہ زندہ بچا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے کل شاہ ایران کو مطلع کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ایران کے مصیبت زدگان کے لئے امداد مہیا کریں۔

ترکیہ میں زلزلے سے ایک سو زخمی

روم ۶ ستمبر۔ کل ترکیہ روسی آرمینیا اور اٹلی میں زلزلہ آیا۔ آرمینیا اور اٹلی میں زلزلے کے چودہ جھٹکے محسوس کئے گئے لیکن دونوں ملکوں سے کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ شمالی ترکیہ میں کل دن بھر زلزلہ کے جھٹکے آتے رہے جن سے ایک سو افراد کے زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔ بہت سے مکانات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ غیر مصدقہ خبروں کے مطابق زلزلے کی وجہ سے سارے شمالی ترکیہ میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے اور لوگ ڈر کے مارے گھروں میں داخل نہیں ہوتے ان خبروں کے مطابق زلزلے سے جانی نقصان بھی ہوا ہے لیکن صحیح طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتنے افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

۶۲ لاکھ بھارتی سیلاب سے متاثر ہوئے

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ بھارتی وزیر بجلی و آبپاشی حافظ محمد ابراہیم نے کل لوک سبھا میں سیلاب کی صورت حال کے بارے میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ حالیہ سیلابوں سے آسام۔ بہار اور اتر پردیش کے متاثرہ علاقوں میں تقریباً باسٹھ لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ سیلابوں سے چھپن لاکھ ایکڑ رقبہ متاثر ہوا۔ حافظ محمد ابراہیم نے حال ہی میں ہوائی جہاز سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا تھا۔ آپ نے لوک سبھا کو بتایا کہ سیلابوں سے نو ہزار پانچ سو اسی دیہات متاثر ہوئے اور اڑتیس ہزار آٹھ سو چھتیس مکانوں کو نقصان پہنچا یا تباہ ہو گئے۔

فارموسا میں زبردست طوفان باد و باراں

ہانگ کانگ ۷ ستمبر۔ کل فارموسا میں شدید بارش سے قبل ایک زبردست طوفان آیا جس کی رفتار ایک سو تیس میل فی گھنٹہ تھی خیال ہے کہ طوفان سے وسیع پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضرورت ہی کیا تھی؟ قرآن کریم پر عمل کر کے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دکھانا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ صرف قرآن کریم کا وجود آپ کا "اسوۂ حسنہ" پیش کرنے کے لئے کافی نہیں خواہ وہ کتنا ہی یقینی مقام کیوں نہ رکھتا ہو۔

ظاہر ہے کہ اس فطری خلا کو پُر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کو خاص انتظام کرنا چاہیئے اور قربان جائیے اس کی ذات پر کہ اس نے قرآن کریم میں اس انتظام کا ذکر کھلے الفاظ میں کر دیا ہے جو آفتاب نصف النہار کی طرح چمک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے قرآن کریم اتارا ہے اس لئے ہم ہی اس کی حفاظت بھی کرنے والے ہیں۔ (باقی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴